## حدیث میں الله پاک کوزمانه کہنے کا کیا مطلب ہے؟

مجيب: مولانامحمد كفيل رضاعطاري مدنى

فتوىنمبر: Web-1052

**قارين اجراء: 17 محرم الحرام 1445 ه/ 105 سّت 2023ء** 

#### دارالافتاءابلسنت

(دعوت اسلامي)

#### سوال

حدیث میں ہے کہ "اللہ پاک فرما تا ہے لوگ زمانہ کوبر اکہتے ہیں حالا نکہ میں ہی زمانہ ہوں "اس میں اللہ پاک کا اپنے آپ کوزمانہ کہنے سے کیامقصو دہے؟ کیونکہ زمانہ بدلتا ہے اور اللہ یاک تغییر سے یاک ہے؟

# بِسْمِ اللهِ الرَّحْليِ الرَّحِيْمِ

## ٱلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

درج بالاحدیث شریف میں قطعاً بیر مراد نہیں ہے کہ (العیاذ باللہ!)اللہ پاک کی ذات ہی زمانہ (وقت) ہے بلکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کا اپنے آپ کو زمانہ کہنے سے مراد بیہ ہے کہ اس کا خالق،اس میں تصرف کرنے والا اور اس کا موکثر میں ہوں اور بلاشک و شبہ کا کنات کی ہر چیز میں متصرفِ حقیقی اللہ جل جلالہ ہی ہے۔اور مراد بیہ ہے کہ زمانہ میں تغیر و تبدل میرے حکم سے ہو تا ہے لہذا زمانہ کو برانہ کہا جائے۔

مشکوة المصانی میں بحواله صحیحین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه سے مروی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "قال الله تعالیٰ: یؤ ذیننی ابن آ دم یسب الدھروانا الدھربیدی الامر، اقلب اللیل والنهار "یعنی اللہ یاک فرما تاہے: ابنِ آ دم مجھے ایذادیتا ہے کہ زمانہ کو گالیاں دیتا ہے حالا نکہ زمانہ تو میں ہوں، میرے ہی دستِ قدرت میں تمام امور ہیں، میں دن رات کو پلٹتا ہوں۔ (مشکوة المصابیح مع سرقاة المفاتیح، جلد 1، صفحه 171، حدیث 22، مطبوعه: بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیج میں ہے: "یہاں دہر (زمانہ) سے مراد مؤثر حقیقی اور مسبب الاسباب ہے ورنہ رب تعالیٰ کو دہر کہنا درست نہیں اور نہ دہر اللّٰد کانام ہے۔" (سراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 44، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اسی مضمون پر مشتمل حدیث شریف کی شرح بیان کرتے ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰد علیه فرماتے ہیں: "اسلام میں زمانه کومؤثر نہیں مانا گیامؤثر اور متصرف اللّٰہ تعالیٰ ہے۔ "(مراۃ المناجیح، جلد6، صفحه 414، نعیمی کتب خانه، گجرات)

### وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوجَلَّ وَرَسُولُه أَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم

